ہماری خاطر

المسیح کے دُکھ کی پیش گوئی

hamārī ḳhātir. almasīh ke dukh kī peshgoī

For Us. The Prophecy of the Suffering Messiah

by Bakhtullah

[*Zinda Kalam 16*]

(Urdu—Persian script)

© 2026 Chashma Media.
published and printed by
GWCS, New Delhi

Bible text is from UGV.

illus. https://www.freebibleimages.org/illustrations/rg-isaiah-53/.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

ہماری خاطر ایک عجیب کام یابی 2

ہماری خاطر دُکھ 6

ہماری خاطر جان کی قربانی 10

ہماری خاطر موت پر فتح 14

یسعیاہ 52:13–53:12 18

عیسیٰ مسیح کی پیدائش سے صدیوں پہلے ایک انوکھی پیش گوئی قلم بند ہوئی۔ یہ اِتنی عجیب اور غیر معمولی تھی کہ لوگ اِسے پڑھ پڑھ کر اُلجھن میں پڑ گئے۔

◄ وہ کیوں اُلجھن میں پڑ گئے؟

اِس لئے کہ پیش گوئی میں ایک عظیم ہستی بیان کی جاتی ہے — ایسی ہستی جو اپنی جان عوام کے لئے قربان کرے گی۔

◄ یہ کونسی ہستی تھی جس کا ذکر ہوا؟

لوگ اُس کی کھوج لگا لگا کر تھک گئے۔ لیکن صدیوں بعد یہ ہستی خود سامنے آئی — عیسیٰ مسیح جو ملکِ اسرائیل میں پیدا ہوا۔ صاف ظاہر ہوا کہ یہ پیش گوئی اُسے بیان کرتی ہے۔ آئیے ہم غور کریں کہ یہ اُس کے بارے میں کیا فرماتی ہے۔ پہلی بات،

ہماری خاطر ایک عجیب کام یابی

نبی فرماتا ہے،

> دیکھو، میرا خادم کامیاب ہو گا۔
>
> وہ سربلند، ممتاز اور بہت سرفراز ہو گا۔

◄ یہاں خدا اپنے خادم کے بارے میں کیا فرماتا ہے؟

یہ کہ میرا خادم کام یاب ہو گا۔ وہ بہت سرفراز ہو گا۔

لیکن اِس خادم کی کام یابی عجیب ہے۔ نبی فرماتا ہے،

> تجھے دیکھ کر بہتوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
> کیونکہ اُس کی شکل اِتنی خراب تھی، اُس کی صورت کسی بھی
> انسان سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی تھی۔
> لیکن اب بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر ہکا بکا ہو جائیں گی،
> بادشاہ دم بخود رہ جائیں گے۔
> کیونکہ جو کچھ اُنہیں نہیں بتایا گیا اُسے وہ دیکھیں گے،
> اور جو کچھ اُنہوں نے نہیں سنا اُس کی اُنہیں سمجھ آئے گی۔

- اُسے دیکھ کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خادم کی کام یابی کیوں چونکا دینے والی ہے؟
  اِس لئے کہ اُس کی صورت بہت بگڑی ہوئی ہے۔
- پھر بھی بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر ہکا بکا ہو جائیں گی۔ کیوں؟
  اِس لئے کہ جو کچھ وہ نہیں جانتی تھیں اُسے وہ دیکھیں گی اور اُنہیں سمجھ آئے گی۔

یوں نبی ایک عجیب قسم کا خادم پیش کرتا ہے۔ عجیب اِس لئے کہ گو اُس کی شکل و صورت دُکھ سہنے سے بگڑی ہوئی ہے پھر بھی وہ کام یاب اور سرفراز ہو گا۔ اب نبی اُس کی عجیب کام یابی ایک تصویر سے پیش کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے،

> اُس کے سامنے وہ کونپل کی طرح پھوٹ نکلا،
> اُس تازہ اور ملائم شگوفے کی طرح

> جو خشک زمین میں چھپی ہوئی جڑ سے نکل کر
> پھلنے پھولنے لگتی ہے۔

- یہاں المسیح کا مقابلہ کس چیز سے کیا گیا ہے؟

ایک نرم کونپل سے جو خشک زمین میں چھپی ہوئی جڑ سے پھوٹ نکلی ہے۔

- اِس میں کیا خاص بات ہے؟

یہ کونپل بنجر زمین سے نکلی ہے، ایسی جگہ سے جہاں کچھ اُگ نہیں سکتا۔ مطلب ہے خادم ایسے خاندان اور برادری سے ہے جو دیکھنے میں کچھ نہیں ہے۔ نہ صرف یہ۔ لکھا ہے،

> نہ وہ خوب صورت تھا، نہ شاندار۔
> ہم نے اُسے دیکھا
> تو اُس کی شکل و صورت میں کچھ نہیں تھا
> جو ہمیں پسند آتا۔
> اُسے حقیر اور مردود سمجھا جاتا تھا۔
> دُکھ اور بیماریاں اُس کی ساتھی رہیں،

> اور لوگ یہاں تک اُس کی تحقیر کرتے تھے
> کہ اُسے دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔
> ہم اُس کی کچھ قدر نہیں کرتے تھے۔

◄ کیا لوگ اُسے پسند کرتے ہیں؟

نہیں۔ وہ اُسے حقیر جانتے ہیں۔

کتنی عجیب کامیابی! نہ اِس ہستی کی جڑیں شاندار لگتی ہیں، نہ اُس کی شکل و صورت۔ اِس لئے اکثر لوگ اُسے حقیر جانتے ہیں۔

دوسری بات،

ہماری خاطر دُکھ

◄ اب دھیان دیں: اُسے کیوں دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے حالانکہ وہ خدا کا خادم ہے؟

نبی فرماتا ہے،

> لیکن اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں،
> ہمارا ہی دُکھ بھگت لیا۔

تو بھی ہم سمجھے کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے،
کہ اللّٰہ نے خود اُسے مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔
لیکن اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا گیا،
ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔
اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو،
اور اُسی کے زخموں سے ہمیں شفا ملی۔

◄ خادم کو کیوں دُکھ بھگتنا پڑتا ہے؟ اِس کے پیچھے خدا کا کیا مقصد ہے؟

خدا کا مقصد یہ ہے کہ اُس کا خادم ہمارا ہی دُکھ بھگت لے۔ اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا جائے، ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا جائے۔

◄ لوگوں کا کیا جواب ہے؟ کیا وہ یہ دیکھ کر کہ خادم ہمارے لئے دُکھ اُٹھا رہا ہے شکرگزاری محسوس کرتے ہیں؟

نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے، کہ اللہ نے اُسے سزا دی ہے۔

◄ لیکن سزا ملنے کا ایک خاص مقصد ہے۔ مقصد کیا ہے؟

مقصد یہ ہے کہ انسان کو سلامتی حاصل ہو، کہ اُسے شفا ملے۔

◄ اُنہیں کیوں سلامتی اور شفا کی ضرورت ہے؟

اُن کی حالت بہت خراب ہے۔ نبی فرماتا ہے،

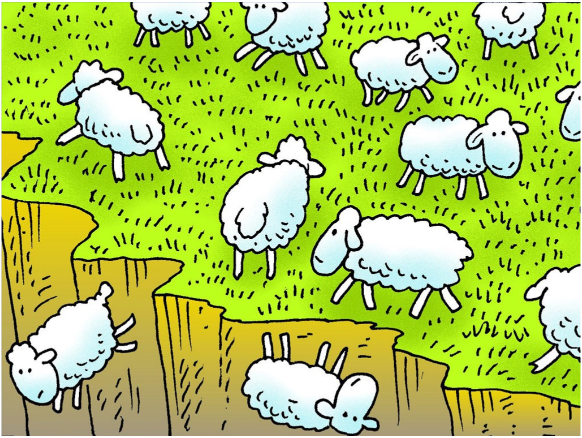

ہم سب بھیڑ بکریوں کی طرح آوارہ پھر رہے تھے،
ہر ایک نے اپنی راہ اختیار کی۔
لیکن رب نے اُسے ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔

◄ لوگوں کا حال کیا ہے؟
وہ بکھری ہوئی بھیڑ بکریوں کی طرح اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں۔
◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟
لوگ خدا کی راہ پر نہیں چل رہے۔

◄ جواب میں رب کیا کرتا ہے؟

جواب میں وہ اپنے خادم کو سب کے قصور کا نشانہ بنا دیتا ہے۔ غرض، خدا انسان کو وہ سزا نہیں دیتا جو اُسے ملنی چاہئے۔ اِس کے بجائے وہ اپنے خادم کو انسان کے قصور کا نشانہ بنا دیتا ہے۔ اور یہ سزا بہت سخت ہے۔ اِس لئے تیسری بات،

ہماری خاطر جان کی قربانی

اب نبی، خادم کا سلوک تفصیل سے بیان کرتا ہے:

> اُس پر ظلم ہوا،
> لیکن اُس نے سب کچھ برداشت کیا اور اپنا منہ نہ کھولا،
> اُس بھیڑ کی طرح جسے ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔
> جس طرح لیلا بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتا ہے
> اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔

◄ خادم پر ظلم ہوتا ہے۔ خود تو وہ معصوم ہے، بے گناہ ہے۔ کیا وہ نتیجے میں ناراض یا تلخ مزاج ہو جاتا ہے؟

نہیں۔ وہ نرمی سے ہمارے واسطے سب کچھ برداشت کرتا ہے۔

◄ اُس کا مقابلہ کس جانور سے کیا جاتا ہے؟

اُس بھیڑ سے جسے ذبح کرنے کے لئے لیا جا رہا ہے، اور اُس لیلے سے جس کے بال کترے جا رہے ہیں۔

◄ اِس بھیڑ کی کیا خصوصیت ہے؟

اُسے ذبح کیا جا رہا ہے، پھر بھی وہ اپنا منہ نہیں کھولتا۔ اُس کے بال کترے جا رہے ہیں، پھر بھی وہ اپنا منہ نہیں کھولتا۔ تب نبی فرماتا ہے،

> اُسے ظلم اور عدالت کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔
> اُس کے دَور کے لوگ — کس نے دھیان دیا
> کہ اُس کا زندوں کے ملک سے تعلق کٹ گیا،
> کہ وہ میری قوم کے جرم کے سبب سے سزا کا نشانہ بن گیا؟

◄ خدا کے خادم پر نہ صرف **ظلم** ہوتا ہے۔ اِس سے بڑھ کر کیا ہوتا ہے؟

اُسے ظلم اور عدالت کے ہاتھ سے چھین کر سزائے موت دی جاتی ہے۔

◄ سزا اُٹھانے کا کیا مقصد ہے؟

وہ خدا کے لوگوں کے جرم کے باعث سزا کا نشانہ بن جاتا ہے۔

◄ کیا لوگ جواب میں اِس کی قدر کرتے ہیں؟

نہیں۔ لکھا ہے کہ اُنہوں نے دھیان بھی نہ دیا۔

موت کے بعد خادم کو ایک خاص طریقے سے دفنایا جاتا ہے۔ نبی فرماتا ہے،

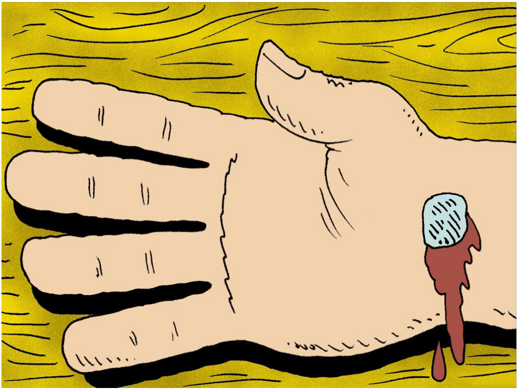

مقرر یہ ہوا کہ اُس کی قبر بے دینوں کے پاس ہو،
کہ وہ مرتے وقت ایک امیر کے پاس دفنایا جائے،
گو نہ اُس نے تشدد کیا،
نہ اُس کے منہ میں فریب تھا۔

◄ اُسے کس طرح دفنایا جاتا ہے؟

اُسے بے دینوں کے پاس دفنایا جاتا ہے، ساتھ ساتھ ایک امیر کے پاس بھی۔

◄ کیا وہ ایسے لوگوں کے پاس دفن ہونے کے لائق ہے؟

نہیں۔ نہ اُس نے تشدد کیا ہے، نہ اُس کے منہ میں فریب ہے۔

◄ کیا آپ نے ایک اَور بات نوٹ کی؟ لکھا ہے، اُسے ایک امیر کے پاس دفنایا گیا۔ یہ کیوں؟

اِس لئے کہ صدیوں بعد عیسیٰ مسیح کو ایک امیر کی قبر میں دفنایا گیا (دیکھئے متی 27:57-60)۔

لیکن یہ خادم نہ صرف دُکھ سہتا ہے۔ اپنی جان قربان کرنے کے بعد وہ فتح بھی پاتا ہے۔ اِس لئے چوتھی بات،

ہماری خاطر موت پر فتح

نبی فرماتا ہے،

> رب ہی کی مرضی تھی کہ اُسے کچلے، اُسے دُکھ پہنچائے۔
> لیکن جب وہ اپنی جان کو قصور کی قربانی کے طور پر دے گا
> تو وہ اپنے فرزندوں کو دیکھے گا،
> اپنے دنوں میں اضافہ کرے گا۔

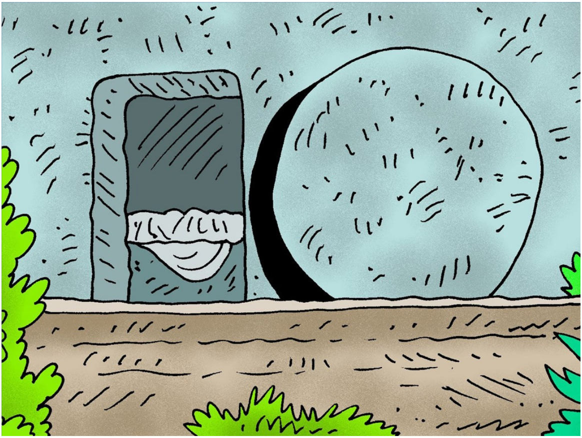

ہاں، وہ رب کی مرضی کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گا۔

◄ اپنی جان قربان کرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟

وہ اپنے فرزندوں کو دیکھ کر اپنے دنوں میں اضافہ کرتا ہے۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

- وہ قبر میں نہیں رہتا۔ وہ جی اُٹھ کر اپنے دنوں میں اضافہ کرتا ہے۔

- اُس کے فرزند ہوتے ہیں۔ یہ جسمانی فرزند نہیں ہیں۔ یہ روحانی فرزند ہیں، وہ فرزند جو اُس پر ایمان لا کر نجات پاتے ہیں۔

◄ اُس وقت خادم کس کام میں کام یاب ہوتا ہے؟

رب کی مرضی کو پورا کرنے میں۔مطلب ہے لوگوں کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کرنے میں۔ اور یہ کام یابی اچھا پھل لاتا ہے۔

نبی فرماتا ہے،

> اِتنی تکلیف برداشت کرنے کے بعد اُسے پھل نظر آئے گا، اور وہ سیر ہو جائے گا۔

یہ پھل بیان کیا جاتا ہے:

> اپنے علم سے میرا راست خادم بہتوں کا انصاف قائم کرے گا، کیونکہ وہ اُن کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کر دے گا۔

◄ یہ کس قسم کے پھل ہیں؟

لوگوں کا انصاف اور راست بازی۔

◄ لوگوں کی راست بازی کس طرح پھل ہو سکتی ہے؟

لوگوں کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کرنے سے وہ اُن کا انصاف قائم کرتا ہے۔ یعنی وہ اُن میں وہ راست بازی پیدا کرتا ہے جو وہ خود اپنے گناہوں کے باعث پیدا نہیں کر سکتے۔

غرض، انسان کا گناہ اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کرنے سے وہ کام یاب ہوتا ہے، اور اُسے سرفراز کیا جاتا ہے۔ نبی فرماتا ہے،

> اِس لئے مَیں اُسے بڑوں میں حصہ دوں گا،
> اور وہ زورآوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال تقسیم کرے گا۔
> کیونکہ اُس نے اپنی جان کو موت کے حوالے کر دیا،
> اور اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔
> ہاں، اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھا کر دُور کر دیا
> اور مجرموں کی شفاعت کی۔

یوں نبی نے عیسیٰ مسیح کے آنے سے صدیوں پہلے اُس کی زندگی اور کام پیش کیا: یہ کہ المسیح کام یاب تو ہو گا مگر زبردست دُکھ جھیل کر۔ اکثر لوگ اُس کا دُکھ نہیں سمجھیں گے، نہ دُکھ کا مقصد۔ وہ نہیں سمجھیں گے کہ اُس

نے ہماری ہی خاطر دُکھ اُٹھایا، ہماری ہی خاطر اپنی جان دی تاکہ ہمارے گناہوں کو دُور کر دیا جائے اور ہم خدا کے سامنے راستباز ٹھہریں۔ نہ صرف یہ۔ وہ ہماری خاطر موت پر بھی فتح پائے گا تاکہ ہم اُس کے فرزند بن کر ابدی زندگی پائیں۔

◄ **کیا آپ نے اُس کا یہ کام سمجھ کر قبول کیا ہے؟ کیا آپ کو یہ معافی اور ابدی زندگی حاصل ہے؟ کیا آپ اُس کا فرزند بن گئے ہیں؟**

یسعیاہ 52:13–53:12

ہماری خاطر ایک عجیب کامیابی

دیکھو، میرا خادم کامیاب ہو گا۔
وہ سربلند، ممتاز اور بہت سرفراز ہو گا۔
تجھے دیکھ کر بہتوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
کیونکہ اُس کی شکل اِتنی خراب تھی،
اُس کی صورت کسی بھی انسان سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی تھی۔

لیکن اب بہت سی قومیں اُسے دیکھ کر
ہکا بکا ہو جائیں گی،
بادشاہ دم بخود رہ جائیں گے۔
کیونکہ جو کچھ اُنہیں نہیں بتایا گیا
اُسے وہ دیکھیں گے،
اور جو کچھ اُنہوں نے نہیں سنا
اُس کی اُنہیں سمجھ آئے گی۔
لیکن کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟
اُس کے سامنے وہ کونپل کی طرح پھوٹ نکلا،
اُس تازہ اور ملائم شگوفے کی طرح
جو خشک زمین میں چھپی ہوئی جڑ سے نکل کر
پھلنے پھولنے لگتی ہے۔
نہ وہ خوب صورت تھا، نہ شاندار۔

ہم نے اُسے دیکھا
تو اُس کی شکل و صورت میں کچھ نہیں تھا
جو ہمیں پسند آتا۔
اُسے حقیر اور مردود سمجھا جاتا تھا۔
دُکھ اور بیماریاں اُس کی ساتھی رہیں،
اور لوگ یہاں تک اُس کی تحقیر کرتے تھے
کہ اُسے دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔
ہم اُس کی کچھ قدر نہیں کرتے تھے۔

ہماری خاطر دُکھ

لیکن اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں،
ہمارا ہی دُکھ بھگت لیا۔
تو بھی ہم سمجھے کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے،
کہ اللہ نے خود اُسے مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔
لیکن اُسے ہمارے ہی جرائم کے سبب سے چھیدا گیا،

ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔
اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو،
اور اُسی کے زخموں سے ہمیں شفا ملی۔
ہم سب بھیڑبکریوں کی طرح آوارہ پھر رہے تھے،
ہر ایک نے اپنی راہ اختیار کی۔
لیکن رب نے اُسے ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔

ہماری خاطر جان کی قربانی

اُس پر ظلم ہوا،
لیکن اُس نے سب کچھ برداشت کیا
اور اپنا منہ نہ کھولا،
اُس بھیڑ کی طرح جسے ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔
جس طرح لیلا بال کترنے والوں کے سامنے خاموش رہتا ہے
اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔
اُسے ظلم اور عدالت کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔

اُس کے دَور کے لوگ — کس نے دھیان دیا
کہ اُس کا زندوں کے ملک سے تعلق کٹ گیا،
کہ وہ میری قوم کے جرم کے سبب سے سزا کا نشانہ بن گیا؟
مقرر یہ ہوا کہ اُس کی قبر بے دینوں کے پاس ہو،
کہ وہ مرتے وقت ایک امیر کے پاس دفنایا جائے،
گو نہ اُس نے تشدد کیا،
نہ اُس کے منہ میں فریب تھا۔

ہماری خاطر موت پر فتح

رب ہی کی مرضی تھی
کہ اُسے کچلے، اُسے دُکھ پہنچائے۔
لیکن جب وہ اپنی جان کو قصور کی قربانی کے طور پر دے گا
تو وہ اپنے فرزندوں کو دیکھے گا،
اپنے دنوں میں اضافہ کرے گا۔
ہاں، وہ رب کی مرضی کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گا۔

اِتنی تکلیف برداشت کرنے کے بعد
اُسے پھل نظر آئے گا،
اور وہ سیر ہو جائے گا۔
اپنے علم سے میرا راست خادم بہتوں کا انصاف قائم کرے گا،
کیونکہ وہ اُن کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کر دے گا۔
اِس لئے مَیں اُسے بڑوں میں حصہ دوں گا،
اور وہ زورآوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال تقسیم کرے گا۔
کیونکہ اُس نے اپنی جان کو موت کے حوالے کر دیا،
اور اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔
ہاں، اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھا کر دُور کر دیا
اور مجرموں کی شفاعت کی۔